روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 12 اکتوبر 2001ء 24 رجب 1422 ہجری-12 اخاء 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 233

رب ارض و سما کی پناہ

آنحضرت ﷺ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو ازالہ بے خوابی کی یہ دعا سکھائی-

اے اللہ سات آسمانوں اوران کے زیر سایہ ہر چیز کے رب اور سات زمینوں اوران کے اوپر جو کچھ آباد ہے اس کے رب اور شیاطین اوران کے گمراہ کردہ وجودوں کے رب تو اپنی تمام مخلوقات کے شر سے میری پناہ بن جا کہ کوئی مجھ پر زیادتی کرے- تیری پناہ عزت والی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں-

(جامع ترمذی کتاب الدعوات حدیث نمبر 3445)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جس طرح طبیب کے پاس کوئی بیمار جاتا ہے تو اس وقت تک وہ اس کا علاج نہیں کر سکتا- جب تک وہ یہ تشخیص نہ کرلے کہ مرض کا اصل سبب کیا ہے اور جب وہ مرض کا اصل سبب معلوم کر لیتا ہے تو پھر وہ اس کا علاج تجویز کرتا ہے- لیکن جب تک پورے پورے طور پر مرض کی تشخیص نہیں ہو لیتی تو وہ عمدہ طور پر اس کا علاج نہیں سوچ سکتا- ٹھیک یہی حال گناہ کا ہے کیونکہ گناہ ایک روحانی بیماری ہے جب تک اس کی ماہیت معلوم نہیں ہوتی - اس وقت تک انسان گناہ سے بچ نہیں سکتا- اس پر یہ سوال ہو سکتا ہے کہ انسان گناہ کی طرف کیوں جھکتا ہے اور یہ گناہ کا خیال پیدا ہی کیوں ہوتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ اس وقت تک انسان گناہ کرتا ہے جبتک وہ خدا سے بے خبر رہتا ہے بھلا کیا کوئی شخص جو چوری کرتا ہے وہ اس وقت کرتا ہے جبکہ گھر کا مالک جاگتا ہو اور روشنی بھی ہو یا اس وقت کرتا ہے؟ جبکہ گھر کا مالک سویا ہوا ہو اور ایسا اندھیرا ہو کہ کچھ دکھائی نہ دیتا ہو؟ صاف ظاہر ہے کہ وہ اس وقت چوری کرتا ہے جب وہ یقین کرتا ہے کہ مالک بے خبر ہے اور روشنی نہیں ہے- اسی طرح پر ایک شخص جو گناہ کرتا ہے وہ اس وقت کرتا ہے جبکہ خدا سے بے خبر ہو جاتا ہے اور اس کو اس پر کچھ یقین نہیں ہوتا نہ اس وقت جبکہ اس کو یقین ہو کہ خدا ہے- اور وہ اس کے اعمال کو دیکھتا ہے اور اس کو سزا دے سکتا ہے اور یہ علم ہو کہ اگر میں کوئی کام اس کی خلاف مرضی کروں گا تو وہ اس کی سزا دے گا- جب یہ علم اور یقین خدا کی نسبت ہو تو پھر گناہ کی طرف میل اور توجہ نہیں ہو سکتی- جب انسان یہ یقین رکھتا ہے کہ میں ہمیشہ اس کے ماتحت ہوں اور وہ میری بداعمالیوں کی سزا دے سکتا ہے اور میرے اعمال کو دیکھتا ہے پھر جرات نہیں کر سکتا- جیسے ایک بھیڑ کو بھیڑیئے کے سامنے باندھ دیا جاوے تو کسی دوسرے کے کھیت کی طرف جانا درکنار اس کے سامنے کتنا ہی گھاس کھانے کے لئے ڈالا جاوے تو وہ اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گی کیونکہ ایک خوف جان اس پر غلبہ کئے ہوئے ہے- پس جبکہ خوف ایک وحشی جانور تک اپنا اتنا اثر کر سکتا ہے کہ وہ کھانا تک چھوڑ دیتا ہے تو پھر انسان جب اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سامنے اسی طرح سمجھے اور یقین کرے کہ وہ دیکھتا ہے اور گناہ پر سزا دیتا ہے تو اس یقین کے بعد گناہ کی طرف متوجہ نہیں ہو سکتا بلکہ وہ یقین رکھتا ہے کہ وہ صاعقہ کی طرح گرے گا اور تباہ کر دے گا-

پس یہ خوف جو اللہ تعالیٰ کو بزرگ و برتر اور قدرت والا ماننے سے پیدا ہوتا ہے اس کو گناہ سے بچائے گا اور یہ سچا ایمان پیدا کرے گا-

(ملفوظات جلد دوم ص 605)

اعلان برائے حفاظ کرام

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امسال ماہ صیام نومبر کے دوسرے عشرے میں شروع ہو رہا ہے-

لہٰذا وہ حفاظ کرام جو مرکز کے زیر انتظام جماعتوں میں نماز تراویح میں قرآن کریم سنانے کے خواہشمند ہوں وہ 31-اکتوبر تک نظارت ہذا کو اپنے نام وپتہ سے مطلع فرما کر ممنون فرماویں- اسی طرح جو جماعتیں ماہ صیام میں نماز تراویح کے لئے حفاظ کرام کا مطالبہ کرنا چاہتی ہیں وہ بھی اپنی درخواستیں 31-اکتوبر تک نظارت ہذا میں پہنچادیں-

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ).

علمی وادبی مقابلہ جات میں نمایاں کامیابی

بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد کے زیر انتظام اور ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن ضلع جھنگ کی زیر نگرانی تحصیل چنیوٹ کے ہائی سکولز کے علمی و ادبی مقابلہ جات 27 ستمبر سے 2 اکتوبر 2001ء تک گورنمنٹ ایلیمنٹری کالج چنیوٹ میں منعقد ہوئے- خدا تعالیٰ کے فضل سے نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے طلباء نے ان مقابلہ جات میں بھرپور شرکت کی- اور مجموعی طور پر پوزیشنیں حاصل کیں- جو ایک ریکارڈ ہے-

تفصیل حسب ذیل ہے-

1-اردو مباحثہ (حق میں) محمد عمران اول

2-اردو مباحثہ (مخالفت میں) جہانزیب خاں-اول

3-فی البدیہہ تقریر- مصور احمد اول

4- پنجابی ٹاکرا- عفان احمد دوم

5-انگلش تقریر- محمد احمد دوم

6-بیت بازی- قمر سلمان دوم

7-بیت بازی- تنویر الاسلام سوم

8-اقبالیات- وقار احمد بھٹی سوم

9-سائنس کوئیز- وقار احمد واہلہ سوم

احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزازات طلبا اور اکیڈمی کے لئے مبارک کرے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے- (آمین)

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

اپنی اولادوں کو امام وقت کے خطبات سے جوڑ دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"آپ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نئی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں کیونکہ خلیفہ وقت کے یہ خطبات جو اس دور میں دیئے جا رہے ہیں یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی نئی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی اور ایک قوم بن رہی ہیں اور امت واحدہ بنانے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں- اس لئے خواہ وہ فجی کے احمدی ہوں یا سرینام کے احمدی ہوں- ماریشس کے ہوں یا چین جاپان کے ہوں- روس کے ہوں یا امریکہ کے' سب اگر خلیفہ وقت کی نصیحتوں کو براہ راست سنیں گے تو سب کی تربیت ایک رنگ میں ہو گی- وہ سارے ایک قوم بن جائیں گے خواہ ظاہری طور پر ان کی قوموں کا فرق ہی کیوں نہ ہو- ان کے رنگ چہروں کے لحاظ سے جلدوں کے لحاظ سے الگ الگ ہوں گے مگر دل کا ایک ہی رنگ ہو گا- ان کے حلیے اپنے ناک نقشے کے لحاظ سے تو الگ الگ ہوں گے لیکن روح کا حلیہ ایک ہی ہو گا- وہ ایسے روحانی وجود بنیں گے جو خدا کی نگاہ میں مقبول ٹھہریں گے کیونکہ وہ قرآن کریم کی روشنی میں تربیت پا رہے ہوں گے قرآن کریم کے نور سے حصہ لے رہے ہوں گے-

اپنی اولاد کو خطبات سنانے کا انتظام کریں اور انہی الفاظ میں سنائیں' خلاصوں پر راضی نہ ہوں...... اپنی اولادوں کو ہمیشہ خطبات سے جوڑ دیں اگر آپ یہ کریں گے تو ان پر بہت بڑا احسان کریں گے- اپنی آئندہ نسلوں کے ایمان کی حفاظت کرنے والے ہوں گے ان کو غیروں کے حملے سے بچانے والے ہوں گے- ان کے اخلاق کی حفاظت کرنے والے ہوں گے-"

(خطبہ جمعہ 31 مئی بمقام سرینام الفضل 4 مئی 98ء)

"میں تمام دنیا کی جماعتوں کو متوجہ کرتا ہوں کہ جن کمزوروں کے دل میں ایک اچنبھے کی خاطر ہی سہی تعجب کی وجہ سے ہی سہی ایک شوق تو پیدا ہوا ہے کہ وہ مجھے دیکھیں اور مجھے سنیں ٹیلی ویژن کے ذریعے سے- اگر وہ ایک دو دفعہ سن کر واپس چلے جائیں تو ہمیں کچھ حاصل نہیں ہو گا- ہمیں کوشش یہ کرنی چاہئے کہ جو آئے وہ مستقل آ جائے- جو ہمارا ہو ہمارا ہو کر رہ جائے- آ کر چلے جانے والوں سے ہمیں کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا- دل میں بڑی تمنا یہ ہے کہ ساری جماعت ایک مرکز کے گرد اس طرح اکٹھی ہو جائے جس طرح شہد کی مکھیاں شہد کی ملکہ کے گرد اکٹھی ہوتی ہیں اور اپنی الگ زندگی کا تصور ہی نہیں کر سکتیں اور الگ زندگی میں وہ Survive نہیں کر سکتیں- یعنی ان کی بقاء کی کوئی ضمانت نہیں لازماً اکیلی اکیلی مکھی مر جایا کرتی ہے تو یہی روحانی جماعتوں کا حال ہوا کرتا ہے...... پس جو بکھرے بکھرے احمدی ہیں جو کناروں پر چلے گئے جن کا مرکز سے تعلق کمزور ہو گیا ہے اب بہت اچھا موقع ہے کہ ان کو جب وہ ایک دفعہ آ جائیں تو انہیں اپنا لیا جائے ان سے محبت اور پیار کا سلوک کیا جائے آئندہ ان کو اگر وہ نہ آئیں تو ان کو بلانے کے لئے آدمی بھیجے جائیں اور کمزوروں کی تلاش کی جائے کہ جہاں جہاں کوئی کمزور ہے وہاں اس تک پہنچ کر اسے یہ تحریک کی جائے کہ ایک دفعہ آ جاؤ دیکھ تو لو اور پھر رفتہ رفتہ امید رکھتا ہوں کہ جو آ جائے وہ آ ہی جاتا ہے خدا کے فضل سے- ہر جگہ سے خبریں مل رہی ہیں کہ جو ایک دفعہ آ جائے- پھر وہ نہیں چھوڑتا بار بار آتا ہے (-) تو اس سلسلے کو اللہ کے فضل سے زیادہ سے زیادہ عام کرنے کی کوشش کرتے چلے جائیں اور ہو گا تو یہی کیونکہ میں تو یہ دیکھ رہا ہوں کہ اللہ کی تقدیر ہے جس نے جماعت کو اس نئے دور میں داخل کیا ہے- اور اب یہ سلسلہ پھیلنا ہی پھیلنا ہے کوئی دنیا کی طاقت سے روک نہیں سکتی- اس کو ہوا کے رخ پر چل کر اس کی مدد کریں تو مفت کا ثواب حاصل ہو گا-"

(خطبہ جمعہ 8 جنوری 93ء مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ 12 جنوری 93ء)

قادر ہے وہ توانا

ہم نے ہے جس کو مانا قادر ہے وہ توانا
اس نے ہے کچھ دکھانا اس سے رجا یہی ہے
بس اے مرے پیارو! عقبیٰ کو مت بسارو
اس دیں کو پاؤ یارو بدرالدجیٰ یہی ہے
میں ہوں ستم رسیدہ ان سے جو ہیں رمیدہ
شاہد ہے آب دیدہ واقف بڑا یہی ہے
میں دل کی کیا سناؤں کس کو یہ غم بتاؤں
دکھ درد کے ہیں جھگڑے مجھ پر بلا یہی ہے
دیں کے غموں نے مارا اب دل ہے پارہ پارہ
دلبر کا ہے سہارا ورنہ فنا یہی ہے

(درثمین)

انفارمیشن ٹیکنالوجی سیمینار

ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز لاہور چیپٹر کے زیر اہتمام مورخہ 30 ستمبر 2001ء بروز اتوار بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں انفارمیشن ٹیکنالوجی سے متعلق ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا اس سیمینار کے مہمان خصوصی محترم ڈاکٹر سید غلام احمد فرخ صاحب چیئرمین ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز تھے- اس سیمینار کا پہلا لیکچر محترم جہانگیر احمد صاحب کا عالمی نیٹ ورکنگ کی ترقی کے موضوع پر تھا' انہوں نے دنیا میں رائج مختلف نیٹ ورکس کا تعارف پیش کیا- انہوں نے نیٹ ورک ڈیزائن' وائڈ ایریا نیٹ ورکنگ اور ان کے سسٹم پر سیر حاصل معلومات فراہم کیں- انہوں نے انٹرنیٹ کے حوالے سے وائس ڈیٹا کی ٹرانسفر اور ان کے فوائد بھی بتائے جن میں خرچ اور لوڈ میں کمی اور تیز رفتاری شامل ہے- انہوں نے خوبصورت سلائیڈز کی مدد سے مختلف معلومات فراہم کیں اور لیکچر کے آخر پر بعض سوالوں کے جواب بھی دیئے-

اس سیمینار کے دوسرے مقرر محترم سید عرفان احمد صاحب سینئر سافٹ ویئر انجینئر کریافٹ کمپنی لاہور تھے- انہوں نے I.T انڈسٹری کی نئی جہات اور جدید انداز کے موضوع پر اہم معلومات سے مزین لیکچر دیا- انہوں نے بتایا کہ کمپیوٹر کی دنیا میں دیگر شعبوں کے ساتھ ساتھ سافٹ ویئر انڈسٹری نے بھی انفارمیشن ٹیکنالوجی کو استعمال کر کے بہت ترقی کی ہے- انہوں نے مختلف مثالوں کے ذریعے سافٹ ویئر انڈسٹری کی ترقیات کو بیان کیا- محترم سید عرفان احمد صاحب نے I.T انڈسٹری کے عالمی سطح پر متعارف ہونے والے نئے انداز واطوار کا بھی ذکر کیا اور سافٹ ویئر ہارڈ ویئر' کامرس اور ابلاغیات میں ملٹی میڈیا اور مختلف ڈیوائسز کے استعمال پر سیر حاصل معلومات بیان کیں' اس دلچسپ لیکچر کے بعد نوجوانوں نے بعض سوالات بھی کئے- محترم مہمان خصوصی نے لاہور کے اس سیمینار کے کامیاب انعقاد پر خوشنودی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ ایسوسی ایشن کے ایسے سیمینار کے انعقاد سے نہ صرف نوجوانوں کو اعلیٰ معیار کی معلومات حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے بلکہ ان تقریبات کے ذریعہ ایک دوسرے سے رابطہ بھی مستحکم ہوتا ہے- مختلف شعبہ جات کے ماہرین اپنی معلومات کا تبادلہ کرتے ہیں- انہوں نے کہا کہ احمدی نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ اپنی تعلیم کی طرف توجہ دیں اور ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز کی ممبر شپ حاصل کرنے اور اے اے سی پی کی میلنگ لسٹ میں اپنے آپ کو رجسٹر کرانے کی بھی تحریک فرمائی- محترم ناہیل محمود صاحب صدر لاہور چیپٹر نے نومبر میں منعقد ہونے والی I.T نمائش کے ٹیوٹوریلز کا تعارف پیش کیا- دعا کے ساتھ اس سیمینار کا اختتام ہوا- جس کے بعد ریفرشمنٹ پیش کی گئی-

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی سیرت کا ایک باب

نماز کے وقت گرفتاری - بچوں کو مسکرانے کی نصیحت

گرفتاری کے دوران صبر و استقلال کا اعلیٰ نمونہ

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) بشارت احمد صاحب بیان کرتے ہیں:

"میں یہاں اپنے ہم پیشہ دو افسروں کا ذکر کروں گا۔ نام مصلحتاً نہیں لے رہا مگر واقعات بالکل درست ہیں اور عین ان کے بیان کے مطابق ہیں۔ ایک لیفٹیننٹ (جو اب بریگیڈیئر ہیں) نے بتایا کہ 1953ء میں ان کو رات کے وقت حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو جو اس وقت لاہور میں پرنسپل تعلیم الاسلام کالج تھے رتن باغ کی عمارت سے گرفتار کرنے کے لئے وارنٹ دیئے گئے۔ یہ افسر وقت مقررہ پر رتن باغ گئے تو انہوں نے مکان کی دوسری منزل کے ایک کمرہ سے پردوں سے نکلتی روشنی کو دیکھ کر تعجب کا اظہار کیا۔ گھنٹی بجائی۔ ایک خادم 5 منٹ کے اندر نیچے اترا۔ جب حضرت مرزا صاحب کے متعلق معلوم کیا کہ کیا کر رہے ہیں تو جواب ملا کہ "نماز پڑھ رہے ہیں" یہ صاحب بہت حیران ہوئے۔ پھر سنبھلے۔ بہت جلد حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے جب حضور کو وارنٹ گرفتاری دکھائے تو حضور نے فرمایا اگر اجازت ہو تو میں اٹیچی کیس لے لوں۔ پھر گھر والوں کو خدا حافظ کہا اور ساتھ چل پڑے۔

اسی افسر کو دو ایک روز کے بعد ایک بڑے عالم دین کی گرفتاری کے وارنٹ ملے وقت گرفتاری تقریباً پہلے والا۔ ان کے گھر پہنچے گھنٹی اور دروازہ کھٹکھٹاتے رہے مگر کافی دیر تک کوئی جواب نہ ملا۔ کافی وقت کے بعد ایک نوکر آنکھیں ملتا ہوا آیا۔ جب مولانا کے متعلق معلوم کیا تو جواب ملا کہ سو رہے ہیں۔ کافی تگ و دو کے بعد مولانا سے ملاقات ہوئی جب وارنٹ گرفتاری دکھائے تو اسلامی اور عربی اصطلاحات میں لے چلے تو یہ لیفٹیننٹ دل ہی دل میں سوچتے رہے کہ ایک "کافر" تو تہجد پڑھ رہا تھا اور توکل کا اعلیٰ نمونہ خاموشی سے پیش کرتا گیا دوسری طرف بزعم خود یہ عالم دین تحمل، توکل اور بردباری سے قطعاً عاری۔

دوسرے واقعہ کا تعلق اس دور سے ہے جب اس گرفتاری سے متعلقہ حضور کے مقدمہ کا فیصلہ ہو چکا تھا اور آپ کو سزا سنائی گئی۔ یہ واقعہ سنانے والے ایک کیپٹن صاحب تھے جو اس بلوچ رجمنٹ سے ہی تعلق رکھتے تھے جس میں خاکسار بھی تعینات تھا۔ وہ ایک روز میرے گھر تشریف لائے۔ 1966ء کی بات ہے۔ باتوں باتوں میں انہیں میرے احمدی ہونے کا علم ہوا۔ یہ کیپٹن صاحب پوچھنے لگے کہ آج کل آپ کے خلیفہ کون ہیں؟ جب میں نے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کا نام لیا تو یکدم سکتے میں آگئے کہنے لگے۔ میرا ایک ذاتی مشاہدہ ہے کہ آپ کی جماعت واقعی خدائی سایہ کے نیچے اور روحانی ہاتھوں میں ہے۔ پھر انہوں نے یہ واقعہ بتایا کہ ان کی ڈیوٹی 1953ء کے مارشل لاء میں تھی۔ ان کے فرائض میں ایک کام یہ تھا کہ جن لوگوں کے مقدمات کے فیصلے مکمل ہوتے تو کسی افسر کو مقرر کرتے کہ جیل میں جاکر اسے سزا سنا آئیں جن افسروں کو یہ کام دیا جاتا وہ اپنے عجیب و غریب مشاہدات بیان کرتے کہ ایک صاحب جن کو سزا سنائی گئی غیظ و غضب میں آگئے۔ ایک اور صاحب سکتے میں آگئے بلکہ شدید مایوس ہو گئے۔ بعض اپنی بے گناہی اور معصومیت کا واسطہ دینے لگتے وغیرہ وغیرہ۔

میرے پلٹن والے اس کیپٹن کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اگر موقعہ ملا تو وہ بھی کسی کو سزا سنائیں اور دیکھیں کہ کس قسم کے تاثر کا اظہار ہوتا ہے۔ ایک روز بعد دوپہر ایک فائل ان کو ملی جس میں ایک قیدی کے خلاف فیصلہ درج تھا اور کوئی افسر فوری طور پر موجود نہیں تھا۔ انہوں نے اس موقعہ کو غنیمت جانا اور خود جیل پہنچ گئے فائل سے نام پڑھا۔ یہ نام گرامی حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کا تھا۔ یہ کیپٹن ان سے بالکل واقف نہ تھے۔ علیک سلیک کے بعد چارج شیٹ اور سزا انگریزی میں پڑھ کر سنائی۔ ان کیپٹن صاحب کے دماغ میں تھا کہ دیکھیں ان صاحب کا ردعمل دیگر لوگوں کی نسبت کیا ہو گا۔ جب یہ کیپٹن صاحب ساری کارروائی انگریزی میں سنا چکے تو حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے جانے کی اجازت چاہی۔ نہ تعجب، نہ حیرانگی، نہ گھبراہٹ، نہ کوئی تاثر، نہ فکر، نہ غم۔ کیپٹن صاحب تو کسی عجیب و غریب ردعمل کے منتظر تھے۔ فوراً بولے آپ شاید انگریزی نہ سمجھے ہوں میں اردو میں پڑھ کر سناتا ہوں اس پر اس کوہ وقار اور متوکل انسان نے فرمایا:

کیپٹن صاحب آپ کی مہربانی سے آکسفورڈ کا گریجوایٹ ہوں۔ تو الٹا کیپٹن صاحب پر کپکپی کا عالم طاری ہو گیا۔ سزا اور جرمانہ بہت شدید تھے گو جرم صرف ایک خاندانی زیبائشی خنجر کو گھر رکھنے کا تھا۔

قید و بند کی حقیقت

اس قید و بند کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے ایک اخبار کی یہ خبر پڑھنی ضروری ہے۔ پچھلے دنوں اخبارات میں ایک اطلاع شائع ہوئی تھی کہ احمدی جماعت کے لاہور کے ہیڈ کوارٹر کی مارشل لاء کے حکام نے تلاشی لی اور وہاں سے اسلحہ سازی کا کارخانہ اور تیار شدہ اسلحہ ملا۔ جس کے جرم میں احمدی جماعت کے پیشوا کے صاحبزادے اور بھائی کو مارشل لاء کے ماتحت پانچ اور ایک برس اور پانچ پانچ ہزار روپیہ جرمانہ کی سزائیں ہوئیں۔ اس سلسلہ میں لاہور کے ایک دوست نے اصل حالات بھیجے ہیں جو یہ ہیں۔

"احمدی جماعت کے موجودہ پیشوا کے بڑے لڑکے مرزا ناصر احمد صاحب آکسفورڈ یونیورسٹی کے ایم اے ہیں اور آپ لاہور کے ٹی آئی کالج کے پرنسپل تھے اور آپ کی شادی موجودہ نواب مالیرکوٹلہ کے چچا کی صاحبزادی سے ہوئی اور جب شادی ہوئی تو آپ کے خسر نے آپ کو زیورات اور تحائف کے ساتھ ایک خنجر بھی دیا جس کا دستہ سنہری تھا اور جو مالیرکوٹلہ کے شاہی خاندان کی نادر اشیاء میں سے تھا۔ قانون کے مطابق ہندوستان کے ہر والئے ریاست اور اس کے خاندان کے لوگ اسلحہ ایکٹ سے مستثنیٰ ہیں مگر لاہور کے مارشل لاء کی ستم ظریفی ملاحظہ کیجئے کہ جب تلاشی ہوئی تو یہ خنجر (جس کی پوزیشن ایکٹ اسلحہ کے مطابق بھی آلو، ساگ یا گوشت کاٹنے والی ایک چھری سے زیادہ نہ ہونی چاہئے تھے) بیگم مرزا ناصر احمد کے زیورات میں پڑا تھا جس کو فوجی حکام نے حاصل کر کے مرزا ناصر احمد پر فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا اور آپ کو پانچ سال قید سخت اور پانچ ہزار روپیہ جرمانے کی سزا دی اور آکسفورڈ یونیورسٹی کا گریجویٹ اور لاکھوں احمدیوں کے امام کا بیٹا لاہور کے سنٹرل جیل میں بطور قیدی کے اب بان بٹ رہا ہے۔"

اطمینان، ایک جیسی رعنائی و بے نیازی، ایسے اہل وقار، ایسے فخر دیار، ایسے مولا کے یار، ایسے حق پر نثار کسی بزرگ کی دعا کا ثمرہ ہی ہو سکتے تھے۔ یہ دونوں مہدی کے لخت جگر تھے۔ ایک بیٹا دوسرا نافلہ جو بیٹے کے عوض ملا تھا۔ حالات ایسے تھے کہ مصافحہ و معانقہ کے بعد میری طبیعت میں رقت پیدا ہوئی مگر ان دمکتے چہروں پر نظر پڑی تو ملال یا شکوہ زبوں حالی کا شائبہ تک نہ تھا بلکہ ایک گونہ اطمینان اور شکر و امتنان کا اظہار نمایاں تھا.......

حضرت مرزا شریف احمد صاحب (تیرا شریف اصغر) اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (خدا تعالیٰ ہر دو کے مقامات بلند کرے) سے میری یہ پہلی ملاقات نہ تھی مگر یادگار ملاقات تھی۔ درثمین سے جب بھی "محمود کی آمین" کے اشعار پڑھے جاتے ہیں اور یہ بند آتا ہے کہ

اہل وقار ہوویں فخر دیار ہوویں
مولا کے یار ہوویں حق پر نثار ہوویں

تو مجھے اور چہروں کے علاوہ سنٹرل جیل لاہور کے ملاقات کے کمرہ میں دمکنے والے یہ دو چہرے ضرور یاد آجاتے ہیں اور اہل وقار اور فخر دیار اور مولا کے یار لوگوں کا حق پر نثار ہونا بھی واضح ہو جاتا ہے۔ جیل میں ان اسیروں سے سب سے پہلے ملاقات کرنے والا غالباً میں ہی تھا"۔

محترم چوہدری محمد علی صاحب بیان کرتے ہیں:

"جب حضور جیل میں تھے تو عاجز ملاقات کے لئے جیل میں حاضر ہوا۔ حضور اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب...... ملاقات کے کمرے میں تشریف لائے تو سپرنٹنڈنٹ جیل احتراماً کھڑے ہو گئے۔ دونوں بزرگ کرسیوں پر تشریف فرما

ہوئے تو یوں لگا جیسے دو حسین و جمیل خوشبو دار خوش رنگ پھول کسی ویرانے میں کھل اٹھے ہوں۔ ایسے چہرے جیل کو نہ جانے کتنے سال بعد دیکھنا نصیب ہوئے تھے جو اپنی بے گناہی کے جرم میں پکڑے گئے ہوں۔ میں نے عرض کی کہ کوئی تکلیف تو نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ "ہمیں تو خوشی ہے۔ تکلیف کس بات کی" فرمایا "جیل کے قیدی بہت پیار سے پیش آتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے کام بھی ہمیں نہیں کرنے دیتے" نیز فرمایا "ایک معمر قیدی ہیں جو فسادات کے ضمن میں قیدی بن کر آئے تھے وہ تہجد باقاعدگی سے پڑھتے اور بلند آواز سے حضرت مسیح موعود کو گالیاں اور بددعائیں دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نعوذباللہ آپ نے نبی اکرم ﷺ کی ہتک کی ہے" حضور نے فرمایا کہ "ہمیں تو ان کی گالیوں پر بھی غصے کی بجائے پیار آتا ہے کہ وہ گالیاں اس لئے دے رہے ہیں کہ انہیں ہمارے آقا اور حضرت مسیح موعود کے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے محبت اور عشق ہے" نیز فرمایا "اور تو اور فسادات میں گرفتار ہونے والے بعض غیر احمدی لیڈروں کی ضروریات بھی ہماری وجہ سے پوری ہو رہی ہیں" یہ بھی اللہ تعالیٰ کی شان تھی کہ جب اندر کمرے میں ہر دو بزرگ عزت کے ساتھ کرسیوں پر تشریف فرما تھے۔ عین اس وقت ایک بہت بڑے لیڈر جو فسادات میں ماخوذ ہوئے چلچلاتی دھوپ میں اسی کمرے کی سلاخ دار کھڑکی کے باہر ملاقات کر رہے تھے ملاقاتی کمرے کے اندر کھڑا تھا اور وہ صاحب باہر۔ میں نے یہ ملاقات ایک آرمی افسر کے ذریعہ کی تھی۔ جو غیر از جماعت تھے اور عاجز کے کلاس فیلو۔ میں کچھ پان لے گیا تھا کہ حضور بھی کبھی پان سے شغف فرماتے تھے۔ اس خیال سے کہ میں جس کے ہمراہ آیا ہوں اس کی وجہ سے کوئی چھوٹی موٹی چیز اس طرح اندر لے جانے کی ممانعت نہیں ہوتی میں نے پان حضور کی خدمت میں پیش کئے تو حضور نے فرمایا کہ "یہ تو خلاف قانون بات ہے" اور پان لینے سے انکار فرما دیا۔

چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ بیان کرتے ہیں:

یہ ہے تقدیر خاصان خدا کی ہر زمانے میں
کہ خوش ہو کر خدا ان کو گرفتار بلا کر دے

1953ء کے زمانہ کی بات ہے۔ حضور رتن باغ لاہور میں قیام فرما تھے۔ تلاشیاں عام ہو رہی تھیں تاکہ چلے جانے والے لوگوں کا رہا سہا مال اکٹھا کیا جائے۔ اسی تلاشی کے دوران حضرت اقدس کے قبضہ سے ایک زیبائشی خنجر برآمد ہوا جو حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی طرف سے آپ کو پیش کیا گیا تھا اور اس پر سونے کے نقش و نگار تھے حضور کا چالان ہوا اور آپ لاہور جیل بھیج دیئے گئے۔

سازش کا اصل ہدف حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ہی کی ذات ستودہ صفات تھی۔ جو اپنی غیر معمولی صلاحیتوں اور عظیم الشان خدمات سلسلہ کے باعث جماعت میں ایک نمایاں اور وقار اور مقام حاصل کر چکے تھے۔ یہ خوف ان کو اندر ہی اندر کھائے جا رہا تھا کہ کہیں انتخاب کے وقت صلحائے جماعت کی نظر انتخاب ان پر نہ پڑ جائے۔ وہ بزعم خود قبل از وقت ہی اس امکانی خطرے کو راستے سے ہٹانا چاہتے تھے۔

خاکسار دوسرے تیسرے دن ملاقات کے لئے حاضر ہوتا تھا۔ وہاں ایک ہمارے عزیز جیل میں تھے اس لئے جیل میں ملاقات کی آسانی رہتی تھی۔ ایک دن اس عزیز نے بتایا کہ مرزا صاحب جیل میں ہیں اور وزیر چوہدری علی اکبر صاحب معائنہ کرنے آئیں گے تو ان کو سفارش کروں گا اور اس طرح مرزا صاحب کو رہائی مل جائے گی۔

جیل میں بہت سارے قیدی حضور سے پوچھتے رہتے تھے۔ جب وزیر موصوف چوہدری علی اکبر صاحب آئے تو حضور سے پوچھا کہ جن جن قیدیوں کی آپ سفارش کریں ان کو رہا کر دیا جائے حضور نے جن کے نام بتائے سب کو رہا کر دیا گیا۔

اسیری کے دوران ملنے والوں کے تاثرات

آپ کے ایک ساتھی ملک عبدالرب صاحب لکھتے ہیں:-

"1953ء میں جب کہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب...... اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو قید کیا گیا۔ میں اس وقت مچھ جیل (بلوچستان) میں تھا۔ ازاں بعد مجھے سنٹر جیل لاہور میں منتقل کیا گیا۔ چند دنوں کے بعد مجھے راشن انچارج بنا دیا گیا۔ میرے ہمراہ دو غیر احمدی تھے...... انہوں نے ایک روز مجھے بتایا کہ حضرت صاحب (خلیفہ ثانی......) کے بیٹے اور بھائی بھی یہاں قید ہیں۔ میں دوڑتا ہوا حضور کی کوٹھڑی کی طرف گیا...... آپ کا کمرہ بہت چھوٹا سا تھا لیکن روزانہ ملاقات کے لئے جاتا...... حضور اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے چہرے پر کرب گھبراہٹ یا بے چینی کا کسی قسم کا تاثر میں نے نہیں دیکھا۔ ہر وقت حضور کا چہرہ ہشاش بشاش رہتا تھا......

کئی مرتبہ جب حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو دبانا چاہا۔ میاں صاحب حضور کی طرف اشارہ کر کے فرماتے کہ میری بجائے میاں صاحب کو دباؤ۔ اس وقت تو اس اشارہ کا مطلب پتہ نہ چلا مگر بارہ سال بعد جب کہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی خداداد بصیرت کا پتہ چلا......

جیل کے دنوں کی رفاقت کی وجہ سے حضور نے قبل از خلافت اور بعد از خلافت جس شفقت اور محبت کا سلوک مجھ سے فرمایا ہے اس کی نظیر نہیں ملتی مجھے اتنا پیار میرے والدین نے بھی شاید نہ دیا ہو

محترم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب نے 1953ء میں ایک شریف النفس سپرنٹنڈنٹ پولیس کے ذریعے جیل میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سے سب سے پہلے ملاقات کی۔ وہ اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ اندرونی آہنی دروازہ کے کھلنے کی آواز آئی اور ساتھ ہی پاؤں کی چاپ۔ میں مجسم انتظار تھا۔ اب سراپا آنکھیں بن گیا۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ دو دمکتے چہرے کمرے کے اندر داخل ہوئے ایک جیسا لباس۔ ایک جیسا وقار۔ ایک جیسا سکون۔

یہ کیفیت تو مرزا ناصر احمد اور آپ کے مقدمہ اور سزا کے متعلق ہے۔ اب دوسرا واقعہ سنئے۔ مرزا شریف احمد۔ احمدی جماعت کے بانی اور مرزا غلام احمد کے صاحبزادے اور احمدی جماعت کے موجودہ پیشوا کے حقیقی بھائی ہیں۔ یہ بزرگ جن کی عمر ساٹھ برس کی ہے لاہور میں بندوق سازی کے ایک کارخانہ کے مالک ہیں اور یہ کارخانہ پاکستان گورنمنٹ سے لائسنس حاصل کر کے جاری کیا گیا۔ چنانچہ اس فرم کو ایک فوجی افسر نے نمونہ کے طور پر ایک کرچ دی کیونکہ پاکستان گورنمنٹ اس نمونہ کی کرچیں تیار کرانا چاہتی تھی اور اس کرچ کے متعلق جو خط و کتابت محکمہ فوج سے ہوئی وہ مرزا شریف احمد کے پاس موجود ہے جسے عدالت میں داخل کیا گیا مگر مرزا شریف احمد کو اس کرچ کو ناجائز رکھنے کے جرم میں ایک سال قید اور پانچ ہزار جرمانہ کی سزا دی گئی۔

مارشل لاء کی فوجی عدالت نے ایسے مقدمات میں پانچ پانچ ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دینا تو خیر قابل درگزر ہے کیونکہ پاکستان اقتصادی بدحالی میں مبتلا ہے اور اس طریقہ سے روپیہ حاصل کر کے یہ ملک اپنے فوجی اخراجات کسی نہ کسی حد تک پورے کر سکتا ہے مگر سوال یہ ہے کہ اوپر کے دو مقدمات کو اگر کسی انصاف پسند عدالت یا غیر جانبدار ملک کے سامنے پیش کیا جائے تو پاکستان گورنمنٹ کی کیا پوزیشن ہو اور کیا دنیا کا کوئی معقولیت پسند شخص اس شرمناک دور استبداد کو برداشت کر سکتا ہے اور کیا اس کا مطلب یہ نہیں کہ مذہبی پاگل پن میں پاکستان کے عوام کے علاوہ وہاں کے حکام بھی مبتلا ہیں جو چھری رکھنے کے جرم میں اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں کو پانچ پانچ برس قید سخت کی سزا دے رہے ہیں۔

اوپر کی سزاؤں کے متعلق ہم نے غور کیا ہے اور غور کرنے کے بعد ہماری رائے ہے کہ یہ سزا احمدی جماعت کی بنیادوں کو زیادہ مضبوط کرنے کا باعث ہوں گی اور احمدیوں کو خدا کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ ان بے گناہوں کو قربانی کا موقعہ نصیب ہوا اور ایسی قربانیاں یقیناً احمدیت میں ایک دوامی زندگی پیدا کرنے کا باعث ہو سکتی ہیں"

کھیل کھیل میں اخلاق سکھانا

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

بچوں کو اگر یوں کہا جائے کہ حاجت مند کی مدد کیا کرو تو کہیں گے ہاں کریں گے مگر انہیں یہ معلوم نہیں ہوگا کہ کیا کرنا ہے لیکن جب عملی طور پر انہیں سکھایا جائے گا اور ہوشیار لڑکے امداد دینے کے واقعات سنائیں گے تو دوسروں کو پتہ لگے گا کہ اس طرح مدد کرنی چاہئے۔ سکاؤٹ بوائے کو اسی طرح سکھایا جاتا ہے کہ بچوں کے گھر بنا کر اور ان میں ضروری اشیاء رکھ کر آگ لگاتے ہیں اور پھر آگ کو بجھانا اور چیزوں کو بچانا سکھایا جاتا ہے۔ تو سبقاً سبقاً بچوں کو یہ باتیں سکھانی چاہئیں اور گروپ میں ہی سکھائی جاسکتی ہیں' الگ الگ ایسا انتظام نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ڈوبتے کو بچانا سکھانے کے لئے بھی گروپ ضروری ہے اور بچوں کو مشق کرانی چاہئے۔ اس میں دوسرے لوگ بھی اگر دلچسپی لیں تو زیادہ مفید ہو سکتا ہے۔ مگر ہمارے ملک کے اخلاق ایسے ہیں کہ اگر کوئی بڑی عمر کا آدمی کھیل میں شامل ہو تو حیرت اور تعجب کا اظہار کیا جاتا ہے۔ حالانکہ رسول کریم ﷺ کے متعلق آتا ہے کہ آپ شامل ہو جاتے تھے۔ ماں باپ کو بھی چاہئے کہ بچوں کے اس قسم کے کاموں میں کبھی کبھی شامل ہو جایا کریں۔ (الفضل 10۔ جولائی 1923ء)

مسکراتے ہوئے گرفتاری پیش کرنا

آپ کی صاحبزادی امۃ الشکور بیان کرتی ہیں۔

"جب 1953ء کے فساد ہوئے تو ایک دن صبح ہی صبح فوج رتن باغ لاہور (جہاں ہمارا قیام تھا) پہنچ گئی۔ فجر کی نماز کا وقت ہو رہا تھا فرمانے لگے۔ ان سے کہو انتظار کریں۔ میں نماز پڑھ کر آیا۔ امی ان دنوں بیمار تھیں اور ہسپتال داخل تھیں۔ فوج کے آنے کی خبر بالکل پرسکون انداز میں اس طرح سنی جیسے پہلے ہی جانتے تھے۔ خیر فوج نے تلاشی وغیرہ لی صرف ایک چھوٹا سا پرانا تاریخی خنجر اسے ملا جو کہ امی کو جہیز میں ملا تھا اور حجۃ اللہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب مرحوم کے آباؤ اجداد کے وقت کا چلا آ رہا تھا۔ اس پر ابا کو لے گئے۔ بہت کڑا وقت تھا۔ ابا نے کہا۔ میں کپڑے بدل لوں تو چلتا ہوں۔ فوج والا کمرے کے دروازہ پر کھڑا رہا۔ میں علمی۔ (میری بہن امۃ الحلیم) اور میرے بھائی انس اور چھوٹا بھائی فرید ہم ایک لائن میں کھڑے تھے۔ آنکھوں سے آنسو۔ دل کی عجیب حالت۔ ہمارے پاس آئے سب کو ملے پھر میرے چہرے پر تھپکی دے کر بولے۔ "مسکراؤ مسکراؤ" وہ پہلا سبق تھا جو مشکل وقت میں مسکرانے کا ابا نے دیا۔ آپ بھی مسکرا رہے تھے ہمیں بھی مسکرانے کا کہہ رہے تھے"

(حیات ناصر ص 178 تا 185)

صبح تک میری ڈیوٹی ہے

فرخ جاوید عثمانی ایڈیٹر ہفت روزہ "لاہور" کے نام لکھتے ہیں:

اس وقت فرقہ داریت، تعصب اور شدت پسندی ہمارے وطن عزیز کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہی ہے۔ حکومت اپنے تمام تر دعاوی کے باوجود اس کو کم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ وطن عزیز میں آئے روز کوئی نہ کوئی ایسا واقعہ رونما ہو جاتا ہے جو تمام دنیا میں پاکستان کی بدنامی کا باعث بن جاتا ہے۔ اس انتہا پسندی کے خلاف اخبارات میں مضامین اور کالم بھی کثرت سے شائع ہو رہے ہیں۔

لیکن اس وقت خاکسار جس افسوسناک واقعہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہے وہ مورخہ 26 اگست 2001ء کو ضلع شیخوپورہ کے ایک گاؤں سید والا میں پیش آیا۔ رات نو بجے کے قریب سید والا کے احمدی احباب اپنی بیت الذکر میں (عبادت گاہ جسے پاکستانی قانون کے مطابق مسجد نہیں کہا جا سکتا) جرمنی سے ٹیلی کاسٹ ہونے والے اپنے امام کے خطاب کو سن رہے تھے کہ مقامی پولیس وہاں پر آئی اور وہاں موجود احمدی احباب سے کہا کہ وہ اپنی عبادت گاہ کو خالی کر دیں کیونکہ ان کی جان کو یہاں پر خطرہ ہے۔ اس پر احمدی پولیس سے تعاون کرتے ہوئے قریبی گھروں میں چلے گئے۔

جس کے بعد پولیس کی موجودگی میں ایک ہجوم نے احمدیہ بیت الذکر کو منہدم کر دیا وہاں موجود سامان کو آگ لگا دی اور بیت الذکر کا بہت سا سامان لوٹ کر بلکہ ریڑھوں پر لاد کر گھروں کو لے گئے اور مقامی پولیس کھڑی تماشا دیکھتی رہی۔

اس موقع پر ایک دلچسپ واقعہ رونما ہوا یہی ہجوم جو مقامی پولیس کے مطابق مشتعل ہجوم تھا بازار میں موجود احمدیوں کی دو کانوں کے قریب پہنچا اس وقت ایک پٹھان چوکیدار ڈیوٹی پر مامور تھا۔ احمدی دکانوں کو لوٹنے کے لئے آنے والا مشتعل ہجوم جب احمدیوں کی دوکانوں کے قریب پہنچا تو اس پر اس اکیلے پٹھان نے ان کو روک لیا اور کہا کہ صبح تک تو اس بازار میں میری ڈیوٹی ہے اس لئے میری موجودگی میں آپ کسی دوکان کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اس پر مقامی پولیس کے افسران نے اسے کہا کہ تم اکیلے ان کو کیسے روکو گے تم جا کر آرام سے سو جاؤ اور یہ جو کر رہے ہیں ان کو کرنے دو۔ ورنہ یہ لوگ تمہیں مار دیں گے اس پر وہ پٹھان چوکیدار کچھ قدم پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا اور اس کے پاس بارہ بور کی بندوق تھی اس نے وہ سیدھی کر لی اور بڑی دلیری سے کہا کہ جس کی ہمت ہے وہ آگے بڑھے اس پٹھان کے ہاتھ میں بارہ بور کی بندوق دیکھ کر وہ ہجوم جو احمدیہ بیت الذکر کو منہدم اور لوٹ مار کر کے آ رہا تھا دم دبا کر بھاگ گیا۔ اور اللہ کے فضل سے کسی احمدی کی دوکان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

اس پر میں صرف آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کیا اگر وہاں پولیس والے تھوڑی سی کوشش

مرتبہ: ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

کرتے تو کیا احمدی بیت الذکر کو نذر آتش اور لوٹ مار کا نشانہ بننے سے نہیں بچا سکتے تھے۔ کیا ہماری پولیس اس پٹھان چوکیدار سے بھی کمزور تھی کیا ان کے پاس اس پٹھان کی بارہ بور بندوق سے بھی کمزور ہتھیار تھے۔ یا پھر یہ سب کچھ پولیس کے ہی ایماء پر ہوا اور ایک ایسی جماعت کی بیت الذکر کو منہدم کر کے نذر آتش کر دیا گیا جس کے پندرہ کروڑ سے زائد افراد دنیا بھر کے ممالک میں بستے ہیں ان کو آناً فاناً جب یہ خبر ملی تو ان کے دلوں میں ہمارے پیارے وطن پاکستان کے بارے میں کیسے خیالات پیدا ہوئے ہوں گے۔

مزید دلچسپ بات یہ ہے کہ احمدیہ بیت الذکر کو منہدم کرنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ اور ابھی تک احمدیوں کو ان کی اپنی عبادت گاہ تک جانے نہیں دیا جا رہا۔

یہ کیسی انسانیت ہے؟...... کیا یہی اسلام کی تعلیم ہے؟...... اسلام تو انسانی حقوق کا ضامن ہے پھر اسلام کے نام پر یہ انسانی حقوق کا کیسا خون ہو رہا ہے اور یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی سب خاموش ہیں...... یہ بھول گئے ہیں کہ ایک خدا بھی موجود ہے...... وہ انصاف کی اس حد تک پامالی اور قوم کی حد سے بڑھی بے حسی کو آخر کب تک برداشت کرے گا...... کیا کسی اخبار نویس میں ہمت ہے کہ اس پر قلم اٹھائے۔ لیکن شاید سنگ وخشت مقید ہیں اور.........

(ہفت روزہ لاہور 22 ستمبر 2001ء)

ہماری نمازیں

اس عنوان کے تحت عطاء الحق قاسمی لکھتے ہیں:

نماز:۔ تمام تعریفیں اس رب کے لئے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

عمل:۔ اس کے علاوہ صدر، چیف ایگزیکٹو، وزراء، کمشنر، ڈپٹی کمشنر اور پٹواری کے لئے بھی وہ تمام تعریفیں جن سے ہم انہیں خوش کر سکتے ہوں، انہیں اگر ہمارے قصیدوں کی ضرورت ہوتی ہے تو قصیدے حاضر کر دیتے ہیں، اگر ان کے اقتدار اور رعب داب کو ملک میں موجود یا ملک سے باہر موجود ان کے کسی حریف سے خطرہ ہو تو اس حریف کی ہجو کہہ کر بھی انہیں خوش کر دیا جاتا ہے۔ ہم عرش پر بیٹھے ہوئے رب کے سامنے ایک سجدہ ادا کر کے جنت میں اپنا محل الاٹ کراتے ہیں اور زمینی خداؤں کے سامنے ماتھا رگڑ کر اس دنیا کو بھی اپنے لئے جنت بنا لیتے ہیں۔

نماز:۔ (رب) جو نہایت مہربان اور بہت رحم والا ہے۔

عمل:۔ لیکن انسانوں پہ مہربانی اور رحم کی توقع ہم لوگوں سے نہ کی جائے ہماری فیکٹریوں میں ہزاروں لوگ کام کرتے ہیں اور ان کے بیوی بچے بیمار پڑتے ہیں۔ ان میں سے کئی جو خاندان کے اکلوتے برسر روزگار ہوتے ہیں مر جاتے ہیں اور پورا خاندان فاقوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ ان کی بہنوں اور بیٹیوں کی شادیاں بھی ہوتی ہیں جن پر اٹھنے والے اخراجات ان کے بس میں نہیں ہوتے اگر ہم لوگ ان پر مہربان ہو جائیں اور ان پر رحم کھا کر ان کے اور ان کے بیوی بچوں کے علاج معالجے کے اخراجات برداشت کرنا شروع کر دیں، مرنے والوں کے خاندانوں کی کفالت شروع کر دیں تو ہمارا منافع کروڑوں سے کم ہو کر لاکھوں پر آ جائے گا اور یوں یہ مہربانی اور رحم ہمیں لاکھوں میں پڑے گی، ہمارے جنت میں داخلے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہم دن میں پانچ دفعہ خدا کو رحمٰن اور رحیم قرار دیں جب ہم اسے رحمٰن اور رحیم قرار دیتے ہیں تو دراصل اس سے ہمارا اشارہ اپنی طرف ہوتا ہے خدا ہم پر اپنی مہربانی کرے اور ہم پر رحم و کرم کرے!

اسی طرح ہم اپنی سیاسی اور سماجی زندگی میں اپنے حریفوں کو معاف کرنے کی بجائے انہیں قتل کرتے ہیں، زخمی کرتے ہیں ان پر جھوٹے مقدمے بناتے ہیں، انہیں قید تنہائی ایسے عذاب سے دوچار کرتے ہیں ان پر تشدد کرتے ہیں ان کے خاندانوں کو ہراساں کرتے ہیں یا بالواسطہ اور بلاواسطہ طور پر ان مظالم کی حمایت کرتے ہیں اور نماز کا ٹائم ہونے پر اللہ کے حضور کھڑے ہو جاتے ہیں اور اسی کی رحمٰن اور رحیم والی صفات گنوانے لگتے ہیں اللہ نے چاہا تو اس عمل سے ہی ہماری نجات ہو جائے گی۔

نماز:۔ جو (رب) مالک ہے روز جزا کا۔

عمل:۔

اب تو آرام سے گزرتی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے

نماز:۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

عمل:۔ اللہ کی عبادت کے علاوہ ہم کئی اور آستانوں پر بھی سر جھکاتے ہیں ہم اپنی ضرورتوں اور آسائشوں کے غلام ہیں، یہ چیزیں ہمیں جہاں سے بھی ملیں ہم اس کے حصول کیلئے سر کے بل چلتے ہوئے وہاں پہنچ جاتے ہیں ہمیں ہر وقت مدد کی ضرورت رہتی ہے ہم امریکہ سے مدد مانگتے ہیں۔ آئی ایم ایف سے مانگتے ہیں، ورلڈ بنک سے مانگتے ہیں، اے خدا ہم دن میں پانچ دفعہ تیرے سامنے جھوٹ بولتے ہیں کہ صرف تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔

نماز:۔ دکھا ہمیں سیدھا رستہ، ان لوگوں کا جن پہ تو نے انعام کیا اور ان لوگوں کا رستہ نہیں جن پر تم نے اپنا غضب کیا اور وہ جو رستے سے بھٹک گئے۔

عمل:۔ اے خدا نماز کے دوران یہ دعا مانگتے ہوئے بھی ہم جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں کہ ہم نے ان لوگوں کے رستے پر چل کر اپنی دنیا خراب کرنی ہے جن پہ تو نے انعام کیا؟ ہم تو نماز سے فارغ ہونے کے فوراً بعد اپنے حریفوں پر جھوٹے الزامات لگاتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں، مکر و فریب سے کام لیتے ہیں، اسلام کے نام پر اپنی دکانداری چمکاتے ہیں، یتیموں بیواؤں کا حق غصب کرتے ہیں، ملاوٹ کرتے ہیں جعلی ادویات بیچتے ہیں، ہیروئن کاشت کرتے ہیں، ہیروئن بیچتے ہیں، قتل کرتے ہیں، عہدے اور منصب کے حصول کے لئے بک جاتے ہیں۔ مظلوم پہ ظلم ہوتے دیکھ کر خاموش رہتے ہیں اگر ہم انصاف کی کرسی پہ ہیں ہمارے فیصلے حکمرانوں کے حق میں ہوتے ہیں، طاقتوروں کے حق میں ہوتے ہیں۔ ظالموں کے حق میں ہوتے ہیں اور پھر ہم اپنے ماتھوں پر محراب سجا کر نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں اور تجھ سے دعا مانگتے ہیں کہ یا اللہ ہمیں ان لوگوں کے راستے پر چلا جن پر تم نے اپنا انعام کیا، یا اللہ سچی بات یہ ہے کہ ہم جھوٹ بولتے ہیں اللہ نہ کرے کہ ہم ان لوگوں کے راستے پر چلیں جن کے راستے پر چلنے کے بعد ہمارے پلے کچھ نہیں رہے گا۔ ہمیں یہ دنیا عزیز ہے اور آخرت بھی، اس دنیا کے لئے ہمیں ہر غلط کام کرنے کی توفیق عطا فرما اور اگلی دنیا کے لئے ہماری نمازیں قبول فرما، بے شک تو بہت مہربانی کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(روزنامہ جنگ 2۔ اگست 2001ء)

افغانستان کا نقشہ

جاوید چوہدری لکھتے ہیں:

آمو کے سبز کناروں سے طورخم کے خشک پہاڑوں تک آج وہاں غربت، بیماری اور قحط کے سوا کچھ نہیں۔ آپ ہرات چلے جائیں۔ مزار شریف کا دورہ کر لیں۔ قندھار کا چکر لگا لیں یا پھر جلال آباد پر ایک نظر ڈال لیں آپ خود کو بارہویں یا تیرہویں صدی کا مسافر پائیں گے آپ کو اس بدقسمت ملک میں سڑک کا دس کلومیٹر ٹکڑا سلامت نہیں ملے گا کسی شہر کسی قصبے میں ریل کی پٹڑی دکھائی نہیں دے گی۔ کوئی ایسی یونیورسٹی کوئی ایسا کالج نظر نہیں آئے گا جس میں جدید تعلیم دی جا رہی ہو آپ کو شہر کے شہر بجلی۔ پانی اور سیوریج کے بغیر ملیں گے آپ کو ہزاروں لاکھوں میل پر پھیلے ہوئے ملک میں کہیں کوئی شاپنگ سنٹر۔ کوئی آئی ٹی مرکز۔ جدید سہولتوں سے آراستہ کوئی

باقی صفحہ 6 پر

اردن

جغرافیائی حیثیت اردن جنوب مغربی ایشیا کی ایک اہم سلطنت ہے۔ اس کے شمال میں سیریا مشرق میں عراق اور سعودی عرب، جنوب میں سعودی عرب اور بحیرہ قلزم، مغرب اور اسرائیل واقع ہیں۔ اردن کا رقبہ 91,000 مربع کلومیٹر اور آبادی 33 لاکھ ہے۔

مجموعی طور پر اردن ایک گرم خشک ریگستانی ملک ہے۔ اس کے عریاں پہاڑ، پتھریلے اور چٹیل میدان ایک ہولناک منظر پیش کرتے ہیں۔

اردن کی آب و ہوا پر بحیرہ روم کا کافی اثر پڑا ہے۔ یہاں گرمی کے موسم میں شدید گرمی اور سردی کا موسم معتدل رہتا ہے۔ بارش بھی بحیرہ روم سے آنے والے معتدل سیکلون سے ہوتی ہے۔ گرمی کے موسم میں عمان شہر کا دن کا درجہ حرارت 45c کو پار کر جاتا ہے اور رات میں گھٹ کر 25c کے آس پاس رہتا ہے۔ ماہ جنوری کا اوسط درجہ حرارت 10c رہتا ہے۔

اردن کی بیشتر آبادی عربی نسل سے تعلق رکھتی ہے۔ یہاں کی 95 فیصد آبادی سنی ہے۔ سرکاری زبان عربی ہے اردن میں شرح خواندگی 71 فیصدی ہے۔

فصلیں گیہوں، جو، جئی، ترش پھل، انگور، زیتون، خوبانی، انجیر اور سبزیاں یہاں کی خاص فصلیں ہیں۔

معدنیات میں اردن ایک غریب ملک ہے۔ پٹرولیم، فاسفیٹ اور پوٹاش یہاں کے خاص معدن ہیں۔ صنعتی اعتبار سے اردن ابھی تک ترقی کی ابتدائی منازل میں ہے۔ زراعت پر مبنی صنعتیں، پھلوں سے عرق نکالنا اور جام تیار کرنا، ہلکی مشینیں، بجلی کا سامان بنانا یہاں کی اہم صنعتیں ہیں۔

جیراس یونانی اور رومن دور کا ایک اہم یادگار شہر ہے جس کے آثار قدیمہ کو دیکھنے کے لئے لاکھوں سیاح ہر سال آتے ہیں۔ اس شہر میں آج بھی کھدائی کا کام چل رہا ہے۔ مدابا (Madaba) شہر تقریباً دو ہزار قبل مسیح پرانا ہے جس کا ذکر انجیل میں بھی آیا ہے۔

درآمد و برآمد اردن دوسرے ملکوں کو پھل، سبزیاں، فاسفیٹ، زیتون، انجیر کھانے کی اشیاء برآمد کرتا ہے۔ اردن سے عراق، ایران، کویت، لبنان، سعودی عرب، سیریا، بھارت اور پاکستان کو زرعی اور صنعتی سامان برآمد کیا جاتا ہے۔ جب کہ یورپ کے ممالک سے مشینیں، موٹر گاڑیاں، کیمیاوی اشیاء اور پٹرولیم سے تیار ہونے والی اشیاء خریدی جاتی ہیں۔

ملک کا دارالخلافہ عمان کی آبادی تقریباً سات لاکھ ہے۔ یہ تاریخی شہر اپنے آثار قدیمہ کے لئے مشہور ہے۔ یہ ملک کا انتظامی اور تعلیمی مرکز ہے۔ اس کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33631 میں سائرہ بیگم زوجہ رفیق احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مارکیٹ بزرگوال ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 9-7-1997 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/3 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- طلائی بالیاں جوڑی وزنی دس ماشہ مالیتی -/4000 روپے۔ 2- طلائی انگوٹھی وزنی چار ماشہ مالیتی -/1800 روپے۔ 3- حق مہر وصول شدہ -/400 روپے۔ 4- دو عدد دکانیں واقع مارکیٹ بزرگوال ضلع گجرات مالیتی -/80000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/86200 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/3 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ سائرہ بیگم زوجہ رفیق احمد مارکیٹ بزرگوال P.O خاص ضلع گجرات گواہ شد نمبر 1 محمد خان صدر جماعت احمدیہ بزرگوال گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد منصور وصیت نمبر 16282 مربی سلسلہ

مسل نمبر 33632 میں روبینہ اشتیاق زوجہ اشتیاق احمد طاہر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 109 ر۔ب ورکشاپ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 2-7-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- ترکہ والد صاحب سے زیور طلائی 8 گرام 510 ملی گرام مالیتی -/4625 روپے۔ 2- حق مہر چالیس ہزار روپے بصورت زیور طلائی 8 تولہ وصول شدہ -/40000 روپے۔ 3- کل جائیداد مالیتی -/44625 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ روبینہ اشتیاق چک نمبر 109 ر۔ب ورکشاپ فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 محمد ارشد نعیم وصیت نمبر 30340 گواہ شد نمبر 2 اشتیاق احمد طاہر وصیت نمبر 30671 خاوند موصیہ

مسل نمبر 33634 میں نصیر احمد ولد ڈاکٹر محمد ظہور مرحوم قوم شیخ پیشہ تجارت عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملیر توسیعی کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 1-6-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- مکان برقبہ 80 مربع گز مالیتی -/250000 روپے۔ اور نقد رقم -/20000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/270000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسر خود مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نصیر احمد C-82 علیم آباد ملیر توسیعی کالونی کراچی ایسٹ گواہ شد نمبر 1 اشرف نواز وصیت نمبر 27687 گواہ شد نمبر 2 طاہر محمود وصیت نمبر 24527

مسل نمبر 33635 میں شہناز نصیر زوجہ نصیر احمد صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علیم آباد ملیر توسیعی کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 1-6-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- مکان نمبر C-82 برقبہ 80 مربع گز واقع علیم آباد کالونی ملیر توسیعی کالونی کراچی مالیتی -/250000 روپے۔ مکان پر ہاؤس بلڈنگ فنانس کا قرض -/60000 روپے۔ 2- حق مہر بذمہ خاوند محترم مالیتی -/10000 روپے۔ 3- طلائی چوڑیاں وزنی دو تولہ مالیتی -/10000 روپے۔ 4- طلائی سیٹ وزنی نامعلوم مالیتی -/4000 روپے۔ 5- طلائی انگوٹھیاں چار عدد وزن نامعلوم مالیتی -/6000 روپے۔ اور لاکٹ -/5000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/285000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شہناز نصیر C-82 علیم آباد ملیر توسیعی کالونی کراچی P.c.75080 گواہ شد نمبر 1 اشرف نواز وصیت نمبر 27687 گواہ شد نمبر 2 طاہر محمود وصیت نمبر 24527

بقیہ صفحہ 5

بڑا ہسپتال، کوئی ڈسکو، کوئی کلب اور کوئی سٹیڈیم دکھائی نہیں دے گا آپ کو وہاں فیکس، ٹیلی فون اور موبائل بھی نظر نہیں آئیں گے۔ کمپیوٹر، بنک اور سینما ہال بھی دکھائی نہیں دیں گے آپ کو بزنس فورم، سٹاک ایکسچینج، انڈسٹریل سٹیٹس اور نیوکلیئر پلانٹ بھی نہیں ملیں گے آپ پھرتے رہیں ایک کونے سے دوسرے کونے۔ ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک صوبے سے دوسرے صوبے آپ جہاں جانا چاہیں چلے جائیں لیکن آپ کو وہاں اکیسویں صدی کی کوئی نشانی نہیں ملے گی ڈش انٹینا ہوگا ای کامرس ہوگی اور نہ ہی انٹرنیٹ ہاں اگر اس ملک میں اس بدقسمت ملک میں آپ کو

کوئی چیز ملے گی تو وہ قحط ہوگا. بیماری ہوگی. افلاس اور غربت ہوگی. آپ کو ہزاروں لاکھوں لوگ امدادی کیمپوں کے گرد منڈلاتے. تھوڑے سے چاولوں اور دو مٹھی آٹے کے لئے گھنٹوں جھولی پھیلائے کھڑے ملیں گے۔ یہ افغانستان ہے خاک میں ملا. زمین بوس افغانستان۔

(جنگ 22 فروری 2001ء)

اطلاعات واعلانات

ولادت.

✿ مکرم راجہ عبدالواسع صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں خاکسار کے بڑے بیٹے عزیزم راجہ عبدالرؤف کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 25 ستمبر 2001ء بیٹی اور بیٹے کے بعد دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام عزیز راجہ تجویز ہوا ہے۔ نومولود برادرم ملک محمد قاسم مجوکہ وائس پریذیڈنٹ (ریٹائرڈ) یو بی ایل کا نواسہ ہے۔ عزیز کے خادم دین ہونے نیز صحت وسلامتی ودرازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

✿ مکرم امجد علی اعوان صاحب سیکرٹری صنعت و تجارت حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ اور فاروق ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

✿ مکرم مبشر احمد ضیاء صاحب محاسب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ صاحبہ ٹیومر کی وجہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے جلد شفایابی کی درخواست ہے

اعلان داخلہ

(1) اسلامک یونیورسٹی بہاولپور نے مندرجہ ذیل کورسز میں داخلے کے لئے درخواست طلب کی ہیں۔

✿ (i) بی۔ ایس۔ سی الیکٹرانک انجینئرنگ (ii) بی فارمیسی۔ (iii) بیچلرز آف اسلامک سسٹم آف میڈیسن اینڈ سرجری (طب) (iV) بیچلرز آف ہومیو پیتھک میڈیکل سائنس (V) بی آئی ایم ایس (کنڈنسڈ) طب (Vi) ڈی ایچ ایم ایس (گریڈڈ) ہومیو پیتھی (Vii) بی بی اے (Viii) B.C.S

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 23 اکتوبر 2000ء ہے

مزید معلومات کے لئے جنگ 7-10-2001

✿ بحریہ یونیورسٹی کراچی نے سائیکالوجی میں مندرجہ ذیل پروگرامز میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ (i) ایم۔ ایس سی (ii) پوسٹ مجسٹرل ڈپلومہ (iii) ایم فل (iv) پی۔ ایچ۔ ڈی۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 29 اکتوبر 2001ء ہے۔

مزید معلومات کے لئے جنگ 7-10-2001

سانحہ ارتحال

✿ مکرم مبشر احمد طاہر صاحب نگران حلقہ خدام الاحمدیہ حلقہ چنڈ بھروانہ ضلع جھنگ کے والد محترم حاجی احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چاہ کوروالہ ضلع جھنگ بعارضہ قلب فضل عمر ہسپتال میں داخل تھے مورخہ 6 اکتوبر 2001ء صبح پونے سات بجے مولا حقیقی سے جا ملے۔ نماز جنازہ بیت المہدی ربوہ میں ادا کی گئی بعد ازاں ان کا جسد خاکی ان کے آبائی گاؤں لے جایا گیا جہاں جنازہ کے بعد احمدیہ قبرستان میں تدفین ہوئی اور تدفین کے بعد مکرم حافظ عبدالجبار صاحب معلم اصلاح وارشاد مقامی نے دعا کروائی۔ احباب سے مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

✿ مکرم منیر احمد شمس صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ 2 اکتوبر 2001ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام انتصال احمد منیر تجویز ہوا ہے نومولود مکرم عبدالکریم صاحب (مرحوم) کا پوتا اور مکرم منشی قمرالدین صاحب میر پور خاص حال رائے پور سیالکوٹ کا نواسہ ہے بچہ کی صحت وسلامتی اور نافع الناس ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

مکرمہ زینب بی بی صاحبہ بابت ترکہ مکرم غلام محمد صاحب

مکرمہ زینب بی بی صاحبہ بیوہ مکرم غلام محمد صاحب ساکن 18/17 دارالنصر وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے خاوند مکرم غلام محمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 18/17 برقبہ دس مرلہ محلہ دارالنصر وسطی ربوہ بطور مقاطعہ غیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ ان کے بیٹے مکرم محمد خالق صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ مجھے اس انتقال پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ مکرمہ زینب بی بی صاحبہ (بیوہ)

2۔ مکرم محمد خالق صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عالمی خبریں

لڑائی لمبی چلے گی امریکہ کے صدر بش نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف امریکہ کی لڑائی لمبی چلے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ سوچنا غلط ہے کہ لڑائی مختصر ہوگی۔ ہماری لڑائی مہینہ، سال بلکہ دس سال تک بھی چل سکتی ہے۔ صدر بش جرمنی کے چانسلر شروڈر کے ہمراہ اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا افغانستان میں کارروائی مختصر کرنے کا ایک طریقہ ہے اور وہ یہ کہ اسامہ بن لادن کی قیادت ہمارے حوالے کر دی جائے۔

امریکہ کے جیٹ طیاروں کے چوتھے دن بھی حملے امریکہ کے جیٹ لڑاکا طیاروں نے چوتھے روز بھی افغانستان پر فضائی حملے کئے امریکی طیاروں نے قندھار ائرپورٹ کے اردگرد طالبان فوج کے ٹھکانوں اور قندھار شہر کے مغرب میں مختلف علاقوں پر بمباری کی۔ کابل میں طالبان حکام کا کہنا ہے کہ پانچ طیاروں نے شہر پر پرواز کی اور طیارہ شکن توپوں سے ان پر فائرنگ کی گئی۔ قندھار ائرپورٹ کے قریب تین شدید دھماکوں کی آوازیں بھی سنی گئیں۔ قبل ازیں رات کے وقت دارالحکومت کابل اور دوسرے افغان شہروں میں امریکی طیاروں نے طالبان ٹھکانوں پر فضائی حملے جاری رکھے۔ کابل اور مغربی شہروں ہرات، ڈنگر اور جلال آباد پر حملے کئے گئے۔ کابل میں فضائی حملوں کی وجہ سے بجلی کی سپلائی بند رہی۔

اسامہ بن لادن پر سے پابندیاں ختم افغان حکومت نے کہا ہے کہ اس نے اسامہ بن لادن پر سے تمام پابندیاں اٹھالی ہیں اور کہا ہے کہ امریکہ کے خلاف جہاد کے لئے اسامہ کو کھلی چھٹی ہے۔ طالبان حکومت کے ترجمان نے بی بی سی کی پشتو سروس کو بتایا کہ اسامہ پر اب کوئی پابندی نہیں۔ امریکہ کو اپنے حملوں کے نتائج بھگتنا پڑیں گے۔ یاد رہے کہ طالبان پہلے یہ کہتے تھے کہ انہوں نے اسامہ کو الگ تھلگ رکھا ہوا ہے انہیں فون فیکس، انٹرنیٹ جیسے مواصلاتی ذرائع تک ان کی رسائی نہیں اور ان کی سرگرمیوں اور نقل وحرکت پر پابندی ہے۔ لیکن اب یہ ختم ہو چکی ہے۔

القاعدہ کی طرف سے چیلنج قبول ہے امریکہ کے وزیر کولن پاول نے کہا ہے کہ امریکہ کو اسامہ بن لادن کی تنظیم القاعدہ کا چیلنج قبول ہے۔ جس میں انہوں نے تمام مسلمانوں سے جہاد کے لئے اٹھ کھڑے ہونے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے اپنے انٹرویو میں کہا کہ القاعدہ نے امریکہ پر اغواشدہ جہازوں کے ذریعہ مزید حملے کرنے کی دھمکی دی ہے اور ہم اس چیلنج کا سامنا کریں گے۔

نیٹو کے جاسوس طیارے امریکہ کی رکھوالی کریں گے تاریخ میں پہلی بار امریکہ کی فضائی حدود میں نیٹو کے جاسوس طیارے پرواز کر رہے ہیں۔ امریکی ٹیلی ویژن کے مطابق امریکہ کی درخواست پر نیٹو نے پانچ اواکس جاسوس طیارے امریکہ بھجوا دیئے ہیں۔ نیٹو کے سیکرٹری جنرل جارج رابرٹسن نے کہا ہے کہ نیٹو کے طیارے خفیہ طور پر امریکہ کا دفاع کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کے جاسوس طیارے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ایشیا گئے ہوئے ہیں۔

مقاصد کا حصول اور زمینی فوج بھیجنے کا اعلان امریکی صدر جارج بش نے ارکان کانگرس اور سینٹروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ افغانستان پر تین روز کے فضائی حملوں میں امریکہ کو کافی حد تک مقاصد حاصل ہو چکے ہیں اور امریکہ کی افغانستان پر پوری طرح فضائی برتری حاصل ہے اور وہ جہاں مرضی آسانی سے اور بغیر کسی مزاحمت کے آ جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا اب امریکہ اپنے مقاصد کے حصول کے لئے زمینی فوج بھی افغانستان بھیج رہا ہے اور بہت جلد دہشت گردوں کو پکڑ لیا جائے گا۔ سی این این کے مطابق صدر بش نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف مہم کا اگلا مرحلہ شروع ہو رہا ہے۔ امریکی فوجیں افغانستان میں داخل کر دی جائیں گی۔

کولن پاول پاک بھارت مصالحت نہیں کرائیں گے امریکہ نے کہا ہے کہ وزیر خارجہ کولن پاول پاکستان اور بھارت کے درمیان مصالحت نہیں کرائیں گے۔ محکمہ خارجہ کے ترجمان رچرڈ باؤچر نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ ان کا دورہ محض افغانستان کی صورتحال اور دونوں ممالک کی طرف سے دہشت گردی پر تعاون تک محدود رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ دونوں ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات کا خواہشمند ہے۔ بھارت کی طرف سے جیش محمد کو دہشت گردوں کی فہرست میں شامل کرنے کے سوال پر باؤچر نے کہا کہ اس تنظیم پر ہماری گہری نظر ہے۔

اٹلی سے اسامہ کے 3 ساتھی گرفتار اٹلی میں 3 افراد کو اسامہ کے ساتھی ہونے کے شبہ میں گرفتار کر لیا گیا ہے اور ان سے پوچھ گچھ جاری ہے۔ شبہ ہے کہ میلان ائرپورٹ پر حادثے میں تباہ ہونے والے طیارے میں ان لوگوں کا ہاتھ ہے۔

امریکی معیشت کو ایک کھرب ڈالر کا نقصان ماہرین کے مطابق امریکہ پر دہشت گرد کارروائیوں کے بعد امریکہ کو ایک کھرب ڈالر کا نقصان اٹھانا پڑا ہے اور ایک لاکھ افراد کو اپنی نوکریوں سے ہاتھ دھونا پڑ رہے ہیں اور وہ بے روزگار ہو گئے ہیں۔ ملبے کی صفائی اور عمارتوں کی مرمت پر 30 ارب ڈالر خرچ ہوں گے۔ لاشوں کی تلاش اب تک جاری ہے امریکی عوام نے خوفزدہ ہو کر فضائی سفر چھوڑ دیا ہے۔ اور وہ ایٹمی کیمیائی اور حیاتیاتی حملوں سے بھی پریشان ہیں۔

تیزابیت، سوزش، گیس، بدہضمی، درد کی موثر دوا
امراض معدہ GHP-319/GH
20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں۔ قیمت =/25

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

☆ جمعہ 12-اکتوبر غروب آفتاب: 5-43
☆ ہفتہ 13-اکتوبر طلوع فجر: 4-47
☆ ہفتہ 13-اکتوبر طلوع آفتاب: 6.08

انتہا پسندانہ سرگرمیاں برداشت نہیں کریں گے

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ انہوں نے ہر ایک پر واضح کر دیا ہے کہ افغانستان پر زبردستی مسلط کی گئی تو قبول نہیں کریں گے- وفاقی کابینہ کو افغانستان کے حوالے سے صورتحال پر بریفنگ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انہوں نے اتحادی ملکوں کے درمیان افغانستان میں وسیع البنیاد حکومت لانے پر مکمل اتحاد و اتفاق موجود ہے- یہ حکومت پاکستان کے تمام طبقوں کی نمائندگی کرے گی- صدر نے کابینہ کو عالمی رہنماؤں سے اپنے رابطوں اور واجپائی سے فون پر ہونے والی گفتگو کے بارے میں بھی بریف کیا- انہوں نے کہا امریکہ اور برطانیہ نے انہیں یقین دہانی کرائی ہے کہ افغانستان پر حملے کے دوران شہری آبادی کو نقصان نہیں پہنچایا جائے گا- امن و امان کی صورتحال سے متعلق افواہیں اور بے بنیاد خبریں پھیلائی جارہی ہیں انہوں نے کہا امن و امان خراب کرنے کی سرگرمیوں میں زیادہ تر افغان مہاجر شامل ہیں-

جی ایچ کیو میں آتشزدگی

جی ایچ کیو کے احاطہ میں واقع ایک پیپر اینڈ سٹیشنری سٹور میں شارٹ سرکٹنگ کی وجہ سے آگ بھڑک اٹھی- انٹر سروسز پبلک ریلیشنز کے ایک پریس ریلیز کے مطابق آتشزدگی کے بعد اس سٹور کی نزدیکی عمارت کے لکڑی کے ڈھانچے نے بھی آگ پکڑ لی جس کے باعث فرنیچر سمیت دفتری اشیاء کو نقصان پہنچا ڈیوٹی پر افسروں اور سٹاف نے فوری طور پر آگ پر قابو پانے کے لئے تدابیری اقدامات کئے- راولپنڈی اور اسلام آباد کے تمام فائر بریگیڈ طلب کر لئے گئے- آگ لگنے کی وجہ اور نقصان کی انکوائری کا حکم دے دیا گیا ہے-

5 فوجی افسر لیفٹیننٹ جنرل بنا دیئے گئے

صدر مملکت جنرل مشرف نے بری فوج کے سینئر جرنیلوں اور کور کمانڈروں کے تقرر و تبادلے اور ترقیوں کے باقاعدہ احکامات جاری کر دیئے ہیں- جس کے تحت وائس چیف آف جنرل سٹاف میجر جنرل عارف حسن کو لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے پر ترقی دے کر راولپنڈی کا نیا کور کمانڈر مقرر کر دیا گیا ہے جبکہ راولپنڈی کے سابق کور کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل جمشید گلزار کیانی کو جی ایچ کیو راولپنڈی میں پاکستان آرمی ایڈ جوائنٹ مقرر کر دیا گیا ہے اسی طرح ڈائریکٹر آئی ایس آئی ڈائریکٹوریٹ میجر جنرل فیض جیلانی کو لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے پر ترقی دے کر کور کمانڈر گوجرانوالہ مقرر کیا گیا ہے ڈی جی رینجرز پنجاب میجر جنرل ضرار عظیم کو لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے پر ترقی دے کر لاہور کا کور کمانڈر مقرر کیا گیا ہے- ان کا تعلق آرمڈ کور سے ہے- مری کے جنرل آفیسر کمانڈ میجر جنرل شاہد عزیز کو لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے پر ترقی دے کر جی ایچ کیو راولپنڈی میں چیف آف جنرل سٹاف مقرر کیا گیا ہے- میجر جنرل خالد احمد قدوائی کو جو ڈی جی سٹریٹجک پلاننگ تھے کو لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے پر ترقی دے کر اسی پوسٹ پر تا حکم ثانی کام کرنے کی ہدایت کی گئی ہے- اس سلسلہ میں جاری ہونے والے نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ تمام افسران اپنی نئی ڈیوٹی کا فوری طور پر چارج سنبھال لیں-

مختلف شہروں میں مظاہرے

امریکی حملوں کے خلاف ملک کے مختلف حصوں میں مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے- جن میں مظاہرین نے امریکہ کے خلاف اور اسامہ کے حق میں نعرے لگائے- بعض مقامات پر پولیس اور مظاہرین میں جھڑپیں بھی ہوئیں-

مشرف نے واجپائی سے دہشت گردی کے خلاف تعاون مانگا

بی بی سی نے صدر جنرل مشرف کی بھارتی وزیراعظم سے اچانک فون پر بات چیت کے بارے میں اپنی ایک رپورٹ میں بتایا کہ صدر مشرف نے دہشت گردی کے خاتمہ کے سلسلہ میں واجپائی سے تعاون چاہا- اور ساتھ ہی پاکستان اور بھارت کے درمیان مذاکرات کا سلسلہ دوبارہ شروع کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا- اور بھارتی وزیراعظم کو پاکستان آنے کی دعوت دی- صدر پاکستان کی اس پیشکش پر بھارتی حکومت نے بہت محتاط ردعمل کا اظہار کیا-

مشرف کا ملک اور فوج پر مضبوط کنٹرول

ہے پاکستانی صدر جنرل مشرف نے پاک افواج پر اپنے مضبوط کنٹرول اور مستحکم سیاسی پوزیشن کا مظاہرہ کیا ہے- یہ بات امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے کہی- وزیر خارجہ نے یہ بات ان قیاس آرائیوں کے دوران کی ہے کہ افغان اپوزیشن کی امریکی حمایت پر پاکستان اس سے اختلاف رکھتا ہے- پاول نے کہا کہ اگرچہ مشرف کو کچھ سیاسی بے چینی کا سامنا ہے لیکن یہ بے چینی محدود ہے-

افغانستان پر حملے مختصر مدت کے لئے ہوں

گے وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان کو توقع ہے کہ افغانستان پر امریکی فضائی حملے مختصر مدت کے لئے ہوں گے اور یہ حملے صرف محدود اہداف پر کئے جائیں گے-

کراچی میں ٹیکنیکل ایجوکیشن بورڈ کے چیئرمین قتل

نارتھ ناظم آباد ایچ بلاک میں مسلح دہشت گردوں نے بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کے چیئرمین سید حسن کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا- حملہ آور موٹر سائیکل پر تھے جو واردات کے بعد فرار ہو گئے- سید حسن کار میں دفتر سے گھر جارہے تھے موٹر سائیکل سواروں نے فائرنگ کی-

امریکہ کی جنگ عالم اسلام کے خلاف ہے

آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جنرل (ر) حمید گل نے کہا ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی جانب سے افغانستان میں شروع کی گئی جنگ درحقیقت عالم اسلام کے خلاف جنگ ہے- اور اس جنگ میں اگلا نشانہ پاکستان ہوگا- اس لئے امریکہ نے افغانستان پر حملے سے پہلے اسلامی کانفرنس کی میٹنگ کا بھی انتظار نہیں کیا- وہ لاہور بار ایسوسی ایشن کے اجلاس میں خطاب کر رہے تھے-

پاک افغان سیکیورٹی اہلکاروں میں جھڑپ

30 طالبان فوجیوں کو باجوڑ میں داخلے سے روکنے پر پاکستان اور افغانستان کے سرحدی اہلکاروں میں جھڑپ ہو گئی- غیر ملکی خبر رساں ایجنسی نے عینی شاہدوں کے حوالے سے بتایا کہ فریقین میں 3 گھنٹے تک فائرنگ کا تبادلہ ہوا- اس دوران 4 پاکستانی اہلکار زخمی ہو گئے- جبکہ طالبان واپس چلے گئے-

امریکی فوجی فی الحال پاکستان میں نہیں ہیں

وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ امریکی وزیر خارجہ کولن پاول کا مجوزہ دورہ پاکستان غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے- پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے ان خبروں کو بے بنیاد قرار دیا کہ پاکستان کے جیکب آباد پسنی کے اڈے امریکہ کے حوالے کر دیئے ہیں- انہوں نے کہا دوٹوک الفاظ میں اعلان کر رہے ہیں کہ پاک سرزمین پر امریکی فوج کا کوئی دستہ نہیں ہے، ہم نے امریکہ کو انٹیلی جنس، انفارمیشن، فضائی حدود، لاجسٹک کی سہولیات دینے کا وعدہ کیا ہے-

پاکستان نے عالمی برادری کا ساتھ دے کر اپنا تحفظ یقینی بنایا

پاکستان نے عالمی برادری کا ساتھ دے کر اپنے تحفظ کو یقینی بنا لیا ہے- اگر اس کے برخلاف کیا جاتا تو امریکہ پاکستان کو بھی دہشت گردی کے خلاف جنگ میں گھسیٹ لیتا- امریکی فوجیں اسامہ کی آڑ میں افغان عوام پر حملے کرتی ہیں تو یہ دہشت گردی ہوگی- اس کے خلاف ری ایکشن ہوگا- پاکستان امریکہ کو فضائی حدود استعمال کرنے کی اجازت دینے سے انکار کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھا- کیونکہ ہمارے پاس کوئی ایسی ٹیکنالوجی نہیں ہے کہ ہم امریکی میزائلوں کو اپنی فضائی حدود سے گزرنے سے روک سکیں- ان خیالات کا اظہار ماہر بین الاقوامی تعلقات ڈاکٹر حسن عسکری رضوی اور صدر شعبہ سیاسیات پنجاب یونیورسٹی ڈاکٹر فاروق حسنات نے جنگ فورم میں قارئین کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے کیا-

نواز سیٹلائٹ
6 فٹ سالڈ ڈش M.T.A کے لئے بہترین رزلٹ کے ساتھ جدید ترین ڈیجیٹل سسٹم کی تمام ورائٹی بہترین فیوچر ٹیکنالوجی پیش کرتے ہیں
فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ لاہور فون دکان 7351722
پروپرائٹر: شوکت ریاض قریشی فون گھر 5865913

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر- طاہر محمود
4844986

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61